Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۸ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۳ صلح ۱۳۵۳ ہش ۳ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت ویسی ہی ہے۔ تا حال فلو کا اثر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ۔ درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ میں نماز عید

ربوہ میں نماز عید الاضحیہ انشاء اللہ تعالیٰ ۵ جنوری بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ میں ہوگی۔ نماز عید کا وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا نو بجے صبح مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

قسط نمبر ۲

ربوہ میں شمعِ اسلام کے سوا لاکھ سے زائد پروانوں کے عظیم الشان اجتماع کے مختصر کوائف

بیرونی وفود کے اعزاز میں دعوت، نماز تہجد اور درس کا اہتمام، شبینہ اجلاس

ربوہ کی تزئین اور آرائش، مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

بیرونی ممالک کے وفود کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ

۲۵ دسمبر کو بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے وفود کے ارکان کے اعزاز میں دفاتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اکل و شرب کے بعد مکرم منور شمیم صاحب خالد مہتمم تحریک جدید نے مختصر طور پر تقریر کرتے ہوئے جملہ ارکان کی خدمت میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اَھلًا وَّ سَھلًا وَّ مَرحَبًا عرض کیا۔ بیرونی وفود کے قائد کی حیثیت میں الحاج عبد العزیز (نائیجیریا) نے تقریر کی۔ بعد ازاں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے خطاب فرمایا۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

نماز تہجد اور درس کا اہتمام

جلسہ سالانہ کے ایام دعاؤں اور عبادتوں کے دن ہوتے ہیں اسلئے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ اجتماعی دعاؤں اور عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حسب معمول امسال بھی مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ کے مبارک ایام میں احباب جماعت کثرت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہے۔ ان کے علاوہ اسی مسجد میں روزانہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ شدید سردی اور گہری دھند اور کہر کے باوجود دور و نزدیک سے ہزارہا احباب نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لاتے رہے اور اس طرح بڑی رقت اور سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرنے کی توفیق پاتے رہے۔

نماز فجر کے بعد روزانہ مسجد مبارک میں قرآن پاک یا احادیث نبوی کا درس بھی ہوتا رہا۔ یہ درس محترم مولانا عبد المالک خان صاحب۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب دیتے رہے۔ احباب جماعت ان درسوں میں بھی بڑے ذوق و شوق کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔

شبینہ اجلاس کی مختصر روداد

امسال جلسہ کے موقع پر شبینہ اجلاس ۲۷ فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کو رات کے سوا سات بجے مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل انعقاد پذیر ہوا۔

اس اجلاس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بیرونی ممالک سے آنے والے بعض نمائندگان نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم جعفر احمد صاحب وسیم نے تلاوت قرآن کریم سے شروع کی۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید آف لاہور نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب نے "قرآن کریم پر مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات" پر سیر حاصل تقریر فرمائی جس کو نہایت انہماک سے سنا گیا۔ بعدہٗ مکرم عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے "اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار قربانیاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

تیسرے اور آخری مقرر مکرم ظفر احمد صاحب سرور متعلم جامعہ احمدیہ (ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال) تھے۔ آپ کی تقریر کا عنوان "دعا کی برکات" تھا۔

ان کے بعد بیرونی ممالک سے آنیوالے نمائندگان میں سے پہلے مکرم ہدایت اللہ صاحب آف مغربی جرمنی نے تقریر فرمائی۔

پھر مکرم یحییٰ نیتو صاحب آف انڈونیشیا نے احباب سے خطاب فرمایا۔

یہ اجلاس قریباً سوا دو گھنٹے جاری رہا۔ آخر میں صاحب صدر نے اختتامی دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود احباب بکثرت اس اجلاس میں شامل ہوئے۔

ربوہ کی تزئین و آرائش اور چراغاں

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد ربوہ کی تزئین و آرائش اور اس کی صفائی کے لئے خاص طور پر کوششیں کی گئیں۔ جس کی وجہ سے جلسہ کے ایام میں مرکز سلسلہ کو دلہن کی طرح آراستہ کر دیا گیا۔ ربوہ کی ان سڑکوں پر جہاں سے مہمانان کرام نے گزرنا تھا، بڑے اہتمام کے ساتھ آٹھ خوبصورت دروازے بنائے گئے اور انہیں خوب سجایا گیا۔ ان پر مختلف خیر مقدمی فقرات لکھے گئے۔ ان کے علاوہ مکانات کی دیواروں پر اہل محلہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف الہامات، اشعار اور موزوں فقرات خوشخط اور جلی حروف میں جابجا لکھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ سرگودھا روڈ پر بھی جہاں سے عام ٹریفک گزرتی ہے، سیمنٹ کے بڑے بڑے پختہ سائن بورڈ نصب کر دئے گئے ہیں جن پہ جلی حروف میں خوشخط موزوں کلمات، الہامات اور فقرات درج ہیں مثلاً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ۔ "پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"۔ "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"۔ "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے"۔

اہم گزرگاہوں پر جو دروازے بنائے گئے۔ ان پر لکھے گئے چند فقرات یہ ہیں:۔

اَھلًا وَّ سَھلًا وَّ مَرحَبًا

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم۔ یَاتِیکَ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ۔

غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ "ربوہ مسکراتے چہروں کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کرتا ہے"

فَادخُلُوھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِینَ۔

دفاتر جلسہ سالانہ میں داخل ہونے والے دروازوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار لکھے گئے تھے:۔

"احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت"

(باقی ص ۲ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ ماہ صلح ۱۳۵۳ ہش

بار بار ظاہر ہونیوالا نشانِ صداقت

ہمارا مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ ہر سال دنیا پر یہ آشکار کر دکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلۂ احمدیہ کو جسے اُس نے غلبۂ اسلام کی غرض سے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ قائم فرمایا ہے مسلسل فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا آرہا ہے، فی الاصل اُسی نے اسے قائم کیا ہے اور وہی اسے پروان چڑھا رہا اور مسلسل ترقی دیتا چلا آرہا ہے اور وہ اسے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے ماتحت اسی طرح ترقی دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ کُل دُنیا پر محیط ہو جائے گا اور اس طرح اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آکر اسے یکسر بدل کر رکھ دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بار بار یہ بشارت دی کہ لوگ نہ صرف یہ کہ دُور دُور سے آئیں گے بلکہ اس کثرت سے آئیں گے کہ ان کے چل کر آنے کی وجہ سے راستے گہرے ہو جائیں گے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد میں بحمد اللہ تعالیٰ مسلسل اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ شمعِ احمدیت کے پروانے ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آتے ہیں اور آتے بھی ہیں دوڑتے ہوئے عجب والہانہ انداز میں۔ یہ ایک تاریخی صداقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ وہ جلسہ سالانہ جس کی ابتداء صرف ۷۵ افراد کے اجتماع سے ہوئی تھی ۷۵ افراد تک محدود نہیں رہا۔ شمولیت کرنے والے ۷۵ سے ۷۵۰ ہوئے اور پھر یہ تعداد ہزاروں تک پہنچی اور ہوتے ہوتے ایک لاکھ نفوس سے متجاوز ہوئی اور آج ایک لاکھ ہی نہیں بلکہ سوا لاکھ سے بھی کہیں زیادہ افراد تک یہ پہنچ چکی ہے۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے افراد (مرد اور مستورات) کی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت غیر معمولی اضافہ کا اندازہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفادہ کرنے والے احباب کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کے لنگروں سے کھانا حاصل کرنے والوں کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۸۰۹۹۸ رہی جبکہ گزشتہ سال ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۷۱۵۸۵ تھی گویا امسال اس تعداد میں ۹۴۱۳ کا اضافہ ہوا۔ جو احباب لنگروں سے کھانا نہیں لیتے بلکہ اپنے خور و نوش کا خود انتظام کرتے ہیں یا جو احباب لائل پور، سرگودھا اور احمد نگر وغیرہ قریبی مقامات میں ٹھہرتے اور موٹروں وغیرہ کے ذریعہ آتے جاتے رہتے ہیں اور اسی طرح اہلِ ربوہ جو اپنے گھروں میں خود کھانا پکاتے ہیں ان سب کو شامل کیا جائے تو جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار سے کہیں زیادہ تجاوز کر جاتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس طرح سوا لاکھ سے زائد غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور غلامانِ مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اجتماعِ عظیم نے دُنیا پر ایک بار پھر نہایت مہتم بالشان طریق پر روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا کہ مسیح الزمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جو عظیم الشان بشارت دی تھی وہ اوّل دن سے ہی پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور علی الخصوص جلسہ سالانہ کی شکل میں ہر سال اسکے پورا ہونے کا پہلے سے بڑھ کر مہتم بالشان عملی مظاہرہ دُنیا کے سامنے آکر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی صداقت کو ایک نئے رنگ میں آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ وہ بشارت جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں یہ ہے:-

"تم خُدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔" (الوصیت)

ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں میں سے ایک عظیم الشان نشانِ فضل و رحمت بن کر آیا اور اس نے ایک بار پھر پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا یہ بیج حسب وعدۂ الٰہی اُس کے فضلِ خاص کے ماتحت مسلسل بڑھ رہا ہے، پھول رہا ہے اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکل رہی ہیں بلکہ آگے ہی آگے پھیلتی جا رہی ہیں اور اس بیج سے پیدا ہونے والا درخت بلند سے بلند تر اور وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں مسیح پاک علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخوں کی حیثیت سے جلسہ سالانہ کے عظیم الشان اجتماع میں شریک ہو کر بار بار اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہونے والے نشانِ صداقت کا حصہ بننے اور اس کے ساتھ وابستہ بیشمار فضلوں اور رحمتوں کا مورد بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے اسے عطا کرتا اور اس سے نوازتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ ایک خدائی درخت ہے، جسکی شاخیں تمام دُنیا میں پھیلتی جارہی ہیں

جلسہ سالانہ میں امریکی وفد کے قائد مکرم جناب رشید احمد صاحب کی تقریر

سات احمدی احباب کے امریکی وفد کے امیر مکرم جناب رشید احمد صاحب آف ملواکی نے جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء میں جو انگریزی میں تقریر کی اُس کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

"سات احمدی افراد کے امریکی وفد کے امیر کی حیثیت سے میں آپ سب احباب کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کرتا ہوں اور آپ سب سے جماعتِ احمدیہ امریکہ کی ترقی اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔

انجیل میں لکھا ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" مراد یہ کہ ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور ایک بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک خدائی درخت ہے جس کی شاخیں تمام دُنیا میں پھیلتی جا رہی ہیں اور یہ درخت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل طیب و شیریں ثمرات لا رہا ہے اور ایک دُنیا اس سے فیضیاب ہو رہی ہے۔

یہ ایک خدائی تقدیر ہے کہ امریکی معاشرہ جو شیطانی طاقتوں کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی اشاعت اور اسکے غلبہ کی برکت سے اصلاح پذیر ہوگا اور اہلِ امریکہ بالآخر اس پیغام کو قبول کرنے کی برکت سے نجات یافتہ لوگوں میں شمار ہوں گے۔ اہلِ امریکہ خدا کے فضل سے رفتہ رفتہ احمدیت قبول کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہے ہیں۔ قبولِ حق کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ اسلام پورے امریکہ پر غالب آجائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام خاص کے ذریعہ یہ بشارت دی تھی کہ لوگ جوق در جوق تیرے پاس آئیں گے۔ مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچے مامور ہیں اور آپ پر نازل ہونے والے الہامات بلاشبہ خدا کا کلام ہیں۔ اگر کسی کو اس امر پر شبہ ہے تو اُسے چاہیئے کہ اپنی آنکھیں کھولے اور ربوہ کی مقدس سرزمین میں اس اجتماع کو دیکھے۔ کیا لوگ جوق در جوق مسیح پاک علیہ السلام کے قدموں میں نہیں آ جمع ہوئے ہیں؟"

جونہی امریکی وفد کے قائد جناب رشید احمد نے (جو نہایت مخلص احمدی ہیں اور کئی سال ربوہ میں مقیم رہ کر علم دین حاصل کرتے رہے تھے) اپنی یہ ایمان افروز تقریر ختم کی تو فضاء نعرۂ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر۔ "اسلام زندہ باد" "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد" کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ——— ربوہ

یہ مضمون حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ارشاد کے مطابق حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مدظلہا العالی نے ۲۶ دسمبر کے پہلے اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

میں چند سطور اپنے ایک خواب سے شروع کرتی ہوں جس کا ذکر میں نے بہت کم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد تیسری رات تھی۔ پہلی رات تو بٹالہ اور سفر میں گذری۔ تیسری رات کے پچھلے حصہ میں نماز فجر سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اماں جان رض کے صحن میں جو شاہ نشین ہے اس کے ساتھ ملا ہوا ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ آپ بڑی بھابی جان والے صحن سے اترے اور دو سیڑھیاں اُتر کر اس تخت پر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے کوٹ وغیرہ پورا لباس پہنا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ اس تخت پر لرزہ سا ہے وہ تخت کانپ رہا ہے مگر آپ کا جسم مبارک بالکل کانپ نہیں رہا تھا۔ آپ نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ میں بالکل آپ کے سامنے ذرا دور کھڑی تھی۔ آپ نے بہت شاندار آواز میں فرمایا کہ

"میری جماعت سے کہدو کہ یہ دعا بہت کثرت سے پڑھیں۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً" اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

میری آنکھ کھل گئی۔ تازہ صدمہ تھا اس وقت کسی سے حضرت اماں جان رض سے بھی میں آپ کی بات نہیں کر سکتی تھی۔ دل اس خواب کے بعد اور بھی بے چین ہو گیا۔ خاموش بیٹھی تھی۔ اتنے میں میرے ماموں نے ایک لڑکی پیر افتخار احمد رض کی جس کا نام مریم تھا آن کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا نیتی اور تم سے اس کو بتایا کہ میں نے اس طرح خواب دیکھا ہے اسکو بھی یہ دعا یاد تھی۔ اس نے کہا میں تو ضرور یہ دعا کیا کروں گی کبھی نہیں چھوڑوں گی۔

اس کا نتیجہ اس کے عہد کا استحکام تو میں نے دیکھ لیا۔ اس کی شادی ہوئی خاوند مرتد ہو کر عیسائیوں کے پھندے میں پھنسا۔ عیسائی ہو گیا۔ ملازمت اور روپے پیسے کے لالچ میں اس کو بہت کہا کہ تو بھی عیسائی ہو جا۔ اس نے نہ قبول کیا۔ ہم بچے تھے غالباً مگر سب کو چھوڑ کر قادیان آگئی۔ تنگی ترشی اور اولاد کی جدائی سب قبول کی۔ مگر اس کے پاس جانا قبول نہ کیا بچوں کی جدائی اور ان کی گمراہی کا صدمہ ایسا پہنچا کہ جلدی وفات ہو گئی مگر الحمد للہ کہ انجام بخیر ہوا۔

خیر تو پھر میں نے ایک دو دن کے بعد یہ خواب حضرت خلیفہ اول رض کو سنا دیا۔ الگ بیٹھے تھے۔ ان کی آنکھوں میں جو کرب نمودار ہوا اس کو میں کبھی نہیں بھولی۔ معلوم ہوتا تھا کہ کانپ اٹھے ہیں اور کہا کہ میں تو اب یہ دعا کو کبھی نہیں بھولوں گا اور بھی لوگوں سے کہوں گا۔ تازہ خلافت کا وقت تھا مجھے علم نہیں آپ نے باہر کہا یا نہیں۔ پھر کافی عرصہ کے بعد میں نے یہ خواب حضرت بڑے بھائی صاحب خلیفۃ المسیح ثانی رض کو سنائی تھی۔ سُنا ہے کہ آپ نے ایک خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ اپنے خیال میں بھی ذکر کیا تھا۔ شاید اوروں سے بھی کبھی کیا ہو۔ اب موجودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثالث کو بھی سنائی۔ مگر یہ فرض بھی پورا کرتی ہوں کہ آپ سب جن لوگوں نے نہیں سنا سن لیں اور یاد رکھیں۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پُرجوش لہجہ اور کلام میری آنکھوں کی جانب دیکھ کر یہ پیغام دینا نہیں بھولی۔ بہت روشن خواب تھا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری اولادوں اور نسلوں تک کو راہ ہدایت پر استقامت بخشے اور قدم کبھی نہ بھٹکیں۔ احمدیت (حقیقی اسلام) کا نیک نمونہ بنیں اور ہمیشہ شیطان کے خفیہ اور ظاہر حملوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک دوسرا خواب شاید پہلے لکھا بھی ہے وہ بھی لکھتی ہوں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمین پہ فرش پہ تشریف رکھتے ہیں۔ اور آپ کے پاس آپ کا لکڑی کا قلمدان رکھا ہے میر عنایت علی صحابی جن کا نمبر بیعت ۹ تھا۔ آئے ہیں۔ اور آپ کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھ گئے ہیں اور بولے کہ حضور تبرکات کے معاملہ میں کچھ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرے قلمدان کا ایک ٹکڑا بھی ہوگا خدا تعالیٰ اس کے قلم میں برکت دے گا آپ کے پاس ہی میں کھڑی تھی۔ میں نے اس بچپن کے طریق سے آپ کو مخاطب کیا اور کہا "ابا مجھے بھی دیں" آپ نے اپنے ہاتھ سے قلمدان کا ٹکڑا مجھے پکڑا دیا اور کہا کہ لو۔ میں نے پکڑا تو وہ نہایت سفید دودھ کی مانند ناریل کے ٹکڑوں کی مانند کئی ٹکڑے تھے جو مجھ سے سنبھل نہیں رہے تھے مگر میں نے گرنے نہ دیا اور گود میں سنبھال لیا۔ میں بہت خوش تھی اور آنکھ کھل گئی۔ بہت کم تحریر کی فرصت ملی ہے دعا کریں سب کہ میری یہ ٹوٹی پھوٹی تحریر بابرکت ہو اور ہر حصہ آپ سب خواتین اور لڑکیوں کے دل پر اثر کرے (جب آپ نے ٹکڑا توڑا قلمدان کا جیسے کوئی بسکٹ کا ٹکڑا توڑ دے۔ تو دیکھا کہ وہ قلمدان اسی طرح پورا ثابت تھا۔)

تیسرا خواب جو آپ کے متعلق ہے خاص طور پر وہ بھی تحریر کرتی ہوں یہ بھی سوال و جواب کی صورت میں ہے میں نے دیکھا کہ آپ ہمارے گھر کے اس صحن میں جو اب سیدہ مریم صدیقہ کا حصہ مکان تھا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پہ تشریف رکھتے ہیں میں کرسی کے ساتھ آپ کے پاس کھڑی ہوں اس وقت میری لڑکی منصورہ بیگم جو ابھی ڈیڑھ سال کی تھیں میں نے دیکھا وہ بھی ایک طرف پھر رہی ہے ایک سفید پوش شخص آیا اور ایک جانب کھڑے ہو کر اس نے کہا "حضور لڑکیوں کی بابت کیا حکم ہے۔" آپ نے نظر اٹھائی اور بہت پُرجوش آواز میں فرمایا کہ

"جب تک تم اپنی لڑکیاں بنیادوں میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔"

اس وقت خواب کے بعد یہ تعبیر میرے ذہن میں آئی کہ ایک تو لڑکیوں کو تعلیم دینی اور نیک تربیت کرنا ضروری ہے تاکہ وہ آگے یعنی اولادوں کی دینی تربیت و تعلیم پہ توجہ کریں اور سلسلہ نسل مبارک کا چلتا رہے۔ دوسرے یہ کہ لڑکوں کی بیویاں بھی احمدی لائیں تاکہ نسل خراب نہ ہو۔ ماں کا اثر بہت ہوتا ہے ماں کی گود سے بچہ پہلا اثر لیتا ہے۔ میں نے بہت احمدی خواتین کو یہ خواب سنائی ہے اور اب بھی لکھتی ہوں کہ زمانہ اور تمام باہر کی صحبت بہت تباہ کن ہے آپ سب کا فرض اولین ہے کہ احمدیت کی عمارت کی بنیادوں کو اس قابل بنائیں کہ یہ عمارت تاقیامت مضبوط رہے خدا تعالیٰ ہماری آپ کی سب کی اولادوں اور ہمارے دلوں اور گھروں میں نیکی تقویٰ کے بیج ڈالدے اور اسلام کا یہ باغ مفید ثمرات سے پھولتا پھلتا رہے۔ آمین۔

باپوں کا بھی فرض ہے کہ لڑکوں کے لئے نیک نمونہ بنیں۔ ان کو بُری صحبت آوارگی سے بچائیں۔ لڑکوں کا خیال ایک عمر کے بعد ان کے باپ زیادہ رکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال رہے اور ہر غلطی سے اپنے فضل سے بچائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو بات ہی اور تھی آپ کا نمونہ ہی کافی تھا۔ پھر بھی آپ وقتاً فوقتاً بزرگوں کے واقعات اور ایسی باتیں سناتے جن سے دل پر بہت اچھا اثر ہوتا۔ میرے بھائیوں کو خاص طور پر فرماتے تھے کہ نماز مغرب اور عشاء کے بعد باہر نہیں پھرنا۔ گھر پر رہو۔ اگر باہر دیر ہو جاتی تو اس کو ناپسند فرماتے۔ حضرت چھوٹے بھائی صاحب (مرزا شریف احمد رض) پہ میں نے ایک بار کافی خفا ہوتے دیکھا کہ تم

شام کے بعد

باہر کیوں پھرے؟

میں پہلے لکھ چکی ہوں۔ ایک لڑکی کی کچھ عورتوں نے شکایت کی تھی کہ یہ کھڑکی میں سے باہر گلی میں جھانکتی رہتی ہے۔ آپؑ نے اُسکو بلاکر خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ تمہاری سزا ہے کہ اب میری لڑکی تم سے نہیں کھیلے گی۔ نہ بات کرے گی۔ اور مجھے بھی بلاکر کہا کہ اب اس سے نہ بولنا۔ وہ بہت روئی دھوئی۔ توبہ کی آپ کے حضور میں۔ تو آپ نے دو چار روز کے بعد مجھے بُلا کر کہا کہ اب تم اس کے ساتھ بات کرسکتی ہو۔ ویسے بھی وہ بہت اچھی ہوگئی تھی۔ جوانی میں فوت ہوگئی تھی۔ اور میں نے اُس کے لئے بہت مبشر خواب اس کی وفات کے بعد دیکھا تھا۔

ایک اور کی شکایت سُنکر اس کو تو آپ نے بہت لمبی نصیحت کی تھی جو میں پہلے لکھ چکی ہوں۔ جہاں تک یاد ہے آپ نے فرمایا۔ عورت کی عصمت و عزت بہت نازک چیز ہے۔ موتی کی آب جاتی رہتی ہے تو اس کی وہ قیمت نہیں رہتی جو صاف وشفاف درّ ناسفتہ کی ہوتی ہے۔ اپنی عصمت کی حفاظت عورت کو کرنا بہت ضروری ہے۔ آپ معمولی شکایت کسی کی نہیں سُنتے تھے۔ مگر ایسی بات جس کا اثر بچوں پر اور گھر کے ماحول پر پڑتا ہو تو پھر اس بات کو ٹالتے نہ تھے بلکہ فوراً "قصّہ زمین برسرِ زمین"۔ جس کے متعلق سُنتے اسکو تنبیہ فرماتے۔

عام شکایت یا کسی خادم خادمہ کی چوری وغیرہ کی بات سُنتے تو کہنے والے کو ٹوک دیتے۔ میرے دل پر اتنا اثر تھا اس آپ کے طرزِ عمل کا۔ کئی بار پُرانی غیر احمدی خادماؤں کو کچھ بغیر پوچھے چیز اُٹھاتے دیکھا تو کبھی نہ شکایت کی۔ نہ کسی کو بتایا بلکہ خود شرم آتی تھی کہ یہ بات کہنے کی نہیں۔ پھر تو سب وہ لوگ بھی درست ہوگئے ہمارے دیکھتے دیکھتے۔

مہمانوں کو تکلیف پہنچنے پر آپؑ کو بہت رنج ہوتا تھا۔

ایک بار ایک خادم کی جو پہرے پہارٹیٹہ کے بعد روشنی کا منتظم تھا آپؑ کو شکایت پہنچی تو آپؑ نے اُس کو بُلایا۔ لڑکا سا تھا۔ آپ دری پر زمین پہ تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے ابھی کچھ کہا نہ تھا مگر وہ جانتا تھا کہ کیوں بُلایا گیا ہوں۔ اُس کا پیشاب خطا ہوگیا۔ آپ نے پھر کچھ نہ کہا۔ صرف یہ فرمایا کہ جا بدبخت۔ اسی وقت اس کو "بدبخت" اس حالت کے سبب کہہ دیا۔ مگر آپ کسی کو گالی نہ دیتے تھے کبھی بھی۔ میں نے یہ لفظ ایک بار ہی سُنا۔ مگر آپ کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اُسوقت۔

میری ہمشیرہ امۃ الحفیظ بالکل چھوٹی سی تھیں۔ کسی جاہل خادمہ سے ایک گالی سیکھ لی اور توتلی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کسی کو دی۔ آپ نے بہت خفگی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس چھوٹی عمر میں جو الفاظ زبان پر چڑھ جاتے ہیں وہ دماغ میں محفوظ بھی رہ جاتے ہیں اور بعض دفعہ انسان کی زبان پر مرتے وقت جاری ہوجاتے ہیں۔ بچے کو فضول بات ہرگز نہیں سکھانی چاہیئے۔

ایک دفعہ حضرت بڑے ماموں جانؓ جب لاہور میں ملازم ہوئے تو ایک ہفتہ کے لئے حضرت اماں جانؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت لے کر ساتھ لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھی۔ حضرت اماں جانؓ کے نام خیریت کا خط روز آتا تھا۔ چند خطوط میرے پاس حضرت اماں جان کے نام کے محفوظ ہیں۔ ایک خط میرے نام بھی آیا۔ جس میں مجھے "میری لختِ جگر مبارکہ" لکھ کر خطاب فرمایا تھا۔ اور لکھا اب تم اپنی ماں کو لیکر جلدی آجاؤ وغیرہ۔ تین سطر کا خط تھا میرے نام۔ میں اس خوشی میں اس کو لئے پھرتی تھی۔ صدری میں ڈال رکھا تھا۔ (عادت تھی کہ گرمی میں بھی میں صدری پہنے رکھتی تھی۔) مجھے یاد ہے حضرت اماں جانؓ نے مجھ سے لیکر رکھ لیا کہ اتنی خوشی چڑھی ہے کہیں کھو نہ دینا۔ پھر نہ معلوم وہ اماں جان کے کاغذوں میں ان کے بکس میں تھا کہاں گیا۔ ملا نہیں مگر وہ تحریر میری نظر میں پھرتی ہے ابتک۔

اب کیا کیا لکھوں۔ آپ سے ہم لوگوں کو صرف ایک نہایت شفیق باپ کی حیثیت سے عشق نہ تھا بلکہ بہت چھوٹی عمر سے جہاں تک یاد کام کرتی ہے یقین تھا ایمان تھا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نبی اور خاص بندے ہیں۔ خاص عاشق ہیں اپنے رب کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوں اور آپ کی آنکھیں اشک آلود نہ ہوگئی ہوں۔ بات کرتے جاتے تھے اور انگلی سے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے آپ کا عشق صادق ہر وقت نظر آتا تھا۔ میں نے ایک بار آپ کو دعا کرتے اور روتے دیکھا۔ بہت درد سے اپنے مولا اپنے محبوب کو پُکار رہے تھے اور بار بار "میرے پیارے اللہ میرے پیارے اللہ" آپ کی زبان پر جاری ہوتا تھا۔ یہ میرا دیکھا ہوا ہے خود۔ اسی لئے میں نے سوچا اور دیکھا کہ میرے بھائیوں اور حضرت اماں جانؓ پر تو خصوصًا اثر ہر وقت کی صحبت کا ہوتا ہی تھا خود میرے دل میں بہت چھوٹی عمر میں آپؑ کے اثر سے بہت ہی محبت اللہ تعالےٰ کیلئے پیدا ہوتی تھی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کو دل تڑپا کرتا تھا۔ سُنا تھا کہ آپ کو ٹھنڈا دودھ پسند تھا تو میں سوچا کرتی تھی کہ کسی طرح برف اور کیوڑہ ڈال کر ٹھنڈے دودھ کا گلاس میں آپ کو پلادوں۔

بے شک میری یہ بچپن کی نادان سوچیں تھیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ یہ کس وجود کی باتوں کا اثر تھا؟

غرض آپؑ عاشقِ رسولؐ تھے۔ عاشق تھے اپنے ربِّ اعلیٰ کے۔ آپؑ کے چہرے پر اسی عشق کا نور تھا۔ آپؑ کی زبان پر وہی نور جاری تھا۔ آپؑ کی قلم سے اسی نور کے چشمے جاری تھے مگر آنکھ کے اندھے دیکھ نہ سکے۔ جنہوں نے دیکھا اور پہچانا وہ دل وجان سے قربان ہوئے اور اپنے نام زندہ چھوڑ گئے۔ خدا کرے ان کی نسلیں بھی ان کے نام اور کام زندہ رکھیں۔ اور شمعِ ایمان ان کے سینوں میں روشن رہے۔ آمین۔

"مبارکہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عیدی" اور "چندہ دفتر اطفال وقف جدید"

چند دن کے بعد عید آرہی ہے جو اپنے ساتھ خوشیاں لارہی ہے۔ لیکن مومن کی حقیقی عید اور خوشی اسی میں ہے کہ اس کا خالق و مالک اس پر راضی ہو جائے۔ اور ہمارے خالق و مالک کی رضاء اسی میں ہے کہ اسکے دینِ اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو جس کیلئے خلفاء احمدیت کی طرف سے مختلف تحریکات جاری ہیں جن میں سے وقفِ جدید کی تحریک نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو بھی اس عظیم الشان ثواب سے محروم نہیں رکھا۔ اور حضور نے ان کے لئے "دفتر اطفال وقفِ جدید" کی نہایت ہی مبارک تحریک جاری فرمائی ہے۔

اطفال، ناصرات اور چھوٹے بچوں کو چاہیئے کہ وہ "عیدی" لیتے وقت اپنی اسلام دوستی اور للّٰہیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی جائزہ لیں کہ آیا ان کی طرف سے چندہ وقفِ جدید ادا ہوچکا ہے یا نہیں۔ عدم ادائیگی کی صورت میں اپنی نہایت ہی مرغوب "عیدی" میں سے اس چندہ کا حصہ بھی ضرور نکالیں تاکہ وہ اپنے آپ کو غلبۂ اسلام کی حقیقی عید کو قریب تر لانے والوں میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس غرض کے لئے عظیم الشان قربانیوں کی توفیق بخشے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ نوازش مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ ڈاکٹر عارفہ کوثر صاحبہ بنت میاں بشیر احمد صاحب آف کوئٹہ کا نکاح ہمراہ عزیزم عبد الحفیظ صاحب انجینئر ولد عبد اللطیف صاحب مرحوم آف سمن آباد لاہور۔ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر۔

خاکسار کے بھتیجے کیپٹن ڈاکٹر انور احمد نوری ولد میجر منیر احمد خالد کا نکاح ہمراہ عزیزہ افشاں کرن صاحبہ بنت محترم عنایت اللہ خان صاحب آف کوئٹہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے، تمام خاندان کے لئے اور احمدیت کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

(خاکسار ڈاکٹر شریف احمد راشد ڈینٹل کلینک ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۴۳۰

میں ابوالخیر خان ولد عبدالسلام خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ابوالخیر خان ولد عبدالسلام خان صاحب مکان ۶/۴ ڈیول روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ قمر الزمان عابد ولد عبداللطیف قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ مکان ۲/۳۸ / ۳۳ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ محمد عیسیٰ خان ولد محمد گل صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۳۱

میں خالد قمر ولد قمر الزمان عابد قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ خالد قمر ولد قمر الزمان عابد مکان نمبر ۲/۳۸ / ۳۲ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ قمر الزمان عابد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔ مکان ۲/۳۸ / ۳۳ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ محمد عیسیٰ جان ولد محمد گل صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۳۸

میں عبدالحمید ولد میاں محمد علی صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک قطعہ مکان ۳۴/بی محلہ دارالرحمت غربی متصل دفتر الفضل ربوہ جس کی قیمت اندازاً -/۱۲،۰۰۰ روپے (۲) آبائی مکان مشترکہ واقع محلہ ککے زئیاں ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ۔ میرے حصہ کی موجودہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۱۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحمید جنجوعہ ولد میاں محمد علی صاحب ۳۴/بی دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ نذیر احمد مبشر ولد غلام حسن ناظم دارالقضاء صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد افضل خان جنجوعہ ولد راجہ محمد نورالدین صاحب جنجوعہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۳۹

میں تسنیم کوثر بنت مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ۔ تسنیم کوثر بنت مرزا رشید احمد ۲-۳۹ / ۹-۴ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ مرزا رشید احمد ولد مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۲-۳۹ / ۹-۴ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۴۰

میں نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۷ جنوبی حال سرگودھا چھاؤنی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۶۳ء سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نذیر احمد باجوہ چک ۳۷ جنوبی حال سرگودھا چھاؤنی

گواہ شد۔ محمد یعقوب وصیت نمبر ۱۶۵۸۳ ولد چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم صدر موصیان جماعت سرگودھا چھاؤنی۔

گواہ شد۔ علی احمد خان وصیت نمبر ۱۶۰۸۵ زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی

مسل نمبر ۲۱۴۴۱

میں امۃ الحفیظ زوجہ ارشاد احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی ساکن پی۔ اے۔ ایف سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیورات طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی -/۱۶۸۰ روپے

(۲) حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے واجب الادا (۳) مشین سلائی قیمتی -/۵۰ روپے (۴) گھڑی کلائی قیمتی -/۱۸۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ ارشاد احمد صاحب مکان نمبر ۱۱/۶ پی۔ اے۔ ایف کیمپ سرگودھا۔

گواہ شد۔ محمد یعقوب صدر موصیان سرگودھا چھاؤنی وصیت نمبر ۱۶۵۸۳ ولد چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم۔

گواہ شد۔ ارشاد احمد خاوند موصیہ پی۔ اے۔ ایف سرگودھا چھاؤنی۔

(باقی)

ملک بشیر علی صاحب کنجاہی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ملک بشیر علی صاحب کنجاہی ولد ملک فیروزدین صاحب کنجاہی ساکنہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کی درمیانی شب قریباً اسی سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت کو قبول کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور اس کے بعد تا دم وفات نہایت مخلصانہ طور پر خلافت سے وابستگی اختیار کئے رکھی۔ مرحوم صاف گو۔ مخیر اور سلسلہ کے فدائی فرد اور محترم ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان بچوں میں سے صرف دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ باقی چاروں بچے کم سن اور زیر تعلیم ہیں۔

۲۹ دسمبر کو محترم مولانا سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام بخشے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

ربوہ کی مرکزی عمارات مثلاً دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ دفاتر تحریک جدید۔ ایوانِ محمود اور مسجد اقصیٰ مسجد مہدی گول بازار۔ دفتر ٹاؤن کمیٹی اور دیگر عمارات پر بڑے اہتمام کے ساتھ چراغاں کیا گیا۔ دوکانداروں نے بھی اپنی اپنی دوکانوں کو رنگ برنگ کی روشنیوں اور قمقموں سے خوب سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے رات کو ربوہ کی بستی بقعہ نور بن جاتی تھی۔ یہ سب اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی تشریف آوری پر خوشی اور مسرت کے اظہار کے لئے کیا گیا۔

مرحومین کیلئے دُعائے مغفرت

جلسہ سالانہ کی ایک اہم غرض سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمائی تھی کہ:-

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

حسب سابق امسال بھی یہ اہم غرض جلسہ سالانہ کے موقع پر پوری کی گئی۔ چنانچہ جلسہ کے پہلے روز یعنی ۲۶ دسمبر کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ نے ۱۲۳ ان موصی بھائیوں اور بہنوں کے نام پڑھ کر سُنائے جو گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔

جملہ حاضرین جلسہ نے اپنے ان فوت ہو جانے والے بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں کے لئے بصمیم قلب مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دُعا کی۔ اور اس طرح جلسہ سالانہ کی یہ غرض بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پوری ہوئی۔ الحمدللہ۔

اعلانِ تعطیل

۳ جنوری ۱۹۷۴ء کو جلسہ سالانہ کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ اسلئے ۴ جنوری کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینجر)

جماعت احمدیہ کا اصل مقصد

تحریک تعلیم القرآن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد

"میں پھر تمام جماعتوں کو۔ تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کا سیکھنا۔ جاننا۔ اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور تنبیہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔ نہ مرد نہ عورت۔ نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک کہ آپ اس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے"

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۶۷ء)

احباب جماعت اپنی اپنی جماعتوں میں اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ افراد جماعت ان ہدایات کی تعمیل کر رہے ہیں؟

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)، ربوہ

وقفِ عارضی کی تحریک اور اس میں شمولیت کی دعوت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی تربیت اور قرآن مجید کی تعلیم و اشاعت کے لئے احباب جماعت کو وقفِ عارضی کی تحریک فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت (جو استطاعت رکھتا ہے) وہ سال بھر میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے کا عرصہ وقف کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں براہ راست یا دفتر وقف عارضی میں اپنی تعلیم اور عمر وغیرہ کے ساتھ لکھے کہ وہ کب وقف کر سکے گا اور کتنا عرصہ وقف کرے گا۔ واقفین وقف عارضی کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنا کرایہ خرچ کریں اور کھانے وغیرہ کا انتظام خود کریں۔ اس لئے وہ خود لکھیں گے کہ انہیں کتنے فاصلہ تک بھجوایا جائے۔ دفتر ایسا انتظام کرتا ہے کہ دو دو آدمیوں کا وفد مقرر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے حضور ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق ایک کو امیر مقرر کیا جاتا ہے۔ انہیں ان کے مقرر کردہ فاصلہ کی کسی جماعت میں بھجوایا جاتا ہے۔ جماعتیں بالعموم واقفین کے ٹھہرنے کے لئے مسجد کے ساتھ یا کسی مکان میں انتظام کر دیتی ہیں۔ جماعتوں کے لئے بھی ہدایت ہوتی ہے کہ وہ واقفین کو کھانا پیش نہ کریں۔ انہیں اپنا خود انتظام کرنا چاہیئے۔ اور اپنا خرچ کرنا چاہیئے۔

واقفین کے لئے یہ ہدایات ہیں کہ وہ جماعتوں میں تربیت کا کام کریں۔ اگر کسی جگہ سستی وغیرہ ہو تو محبت سے اس دوست کو سمجھائیں۔ نماز باجماعت کے انتظام کو درست کریں۔ سارے افراد کو قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں اور ترجمہ کے ساتھ بھی پڑھائیں۔ اور تفسیر بھی پڑھائیں۔ جماعتوں میں تعلیم قرآن کے انتظام کی نگرانی کریں۔ تربیتی امور کی طرف پوری توجہ دیں۔ جھگڑے وغیرہ میں نرمی سے اصلاح کی کوشش کریں۔ جماعت کے مقامی نظام میں دخل نہ دیں ہاں اس بارہ میں کسی اصلاح کی ضرورت محسوس فرمائیں تو مرکز میں رپورٹ فرمائیں۔ مرکز خود انتظام کرے گا۔

مستورات بھی وقف کریں ان کو ان کے محلہ اور گاؤں کی عورتوں اور بچوں کی تعلیم قرآن اور تربیت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)، ربوہ

احمدی بچوں کی مساجد سے غیر معمولی دلچسپی

مکرمی چوہدری نور احمد خاں صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں:-

"عزیزم خالد محمود صاحب چیمہ ابن چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ ڈائریکٹر واپڈا گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور میں زیر تعلیم ہیں ماشاء اللہ ہر سال جماعت میں اوّل آتے ہیں پانچویں جماعت میں بورڈ کے امتحانی وظائف میں شامل ہوئے اور نمایاں کامیابی کے عوض اعلیٰ درجہ کے وظیفہ کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں۔ اب وظیفہ کی ادائیگی ہوئی ہے اور انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں پہلے ماہ کا وظیفہ مبلغ پندرہ روپے برائے تعمیر مساجد بیرون پیش کیا ہے"

یہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سکیم مساجد ممالک بیرون کا نتیجہ ہے کہ احمدی بچوں میں بھی مساجد کے ساتھ ایک لگن کی صورت نظر آتی ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید، ربوہ)

اینٹوں کی فروختگی

جلسہ گاہ کے سٹیڈیم کی اینٹیں انشاء اللہ مورخہ ۴ صلح ۱۳۵۳ ہش / جنوری ۴، ۱۹۷۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۲½ بجے جلسہ گاہ میں بذریعہ نیلام فروخت کی جائیں گی جو دوست اینٹیں خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ وقت مقررہ پر پہنچ کر موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴